سوال

ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غار ثور میں رات بسر کرنا

جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا غار میں رات گزارنے کا ذکر قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کے لیے ذکر کیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے ، تو اللہ تعالی نے اپنی طرف سے اس پر تسکین نازل فرما کر ان لشکروں سے ان کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں ، اس نے کافروں کی بات نیچی کردی اور اللہ تعالی کا کلمہ ہی بلند وبالا ہے ، اللہ تعالی غالب اور حکمت والا ہے التوبۃ (40) ۔

تو یہ آیت اس پر واضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے غار میں رات بسر کی تھی ۔

دوم : حدیث نبوی

غار میں رات بسر کرنے کا جو قصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

1 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں ۔ ۔ ۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ جبل ثور پر ایک غار میں چلے گئے اور اس میں تین راتیں بسر کیں ان کے پاس عبداللہ بن ابو بکر رات بسر کرتے تھے جو کہ ایک ذھین تیز اور سمجھ دار نوجوان تھا ، وہ سحری کے وقت وہاں سے نکل آتا تو صبح قریش کے ساتھ مکہ میں ہوتا گویا کہ اس نے رات مکہ میں ہی بسر کی ہو ، تو قریش جو بھی ان کے خلاف پلان تیار کرتے یہ سن کر اسے یاد کرلیتے اور رات کے وقت غار میں جاکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دیتا ۔ ۔ الحدیث ۔

اس حدیث طویل حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کرنے سے قبل باب یہ باندھا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کی مدینہ کی طرف ھجرت ۔ دیکھیں حدیث نمبر (3905) ۔

2 - ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) تیرا ان دونوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالی ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3653) ۔

مکڑي کے جالے والا قصہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے :

ابن عباس رضي اللہ تعالی اللہ تعالی کے اس فرمان (اورجب آپ کے بارہ میں کافرلوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کردیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے توکچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو ، اورکچھ کہنے لگے بلکہ اسے قتل کردو ، اورکچھ نے یہ کہا کہ اسے یہاں سے نکال دو .

تواللہ تعالی نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کودے دی توعلی رضي اللہ تعالی عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کرغار میں چلے گئے ، اورمشرک رات بھر علی رضي اللہ تعالی عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کرپہرہ دیتے رہے ، جب صبح ہوئ توان کی طرف بڑھے توجب علی رضي اللہ تعالی عنہ کودیکھا تواللہ تعالی نے ان کی پلاننگ ختم کرکے رکھ دی ۔

تووہ علی رضي اللہ تعالی عنہ سے پوچھنے لگے کہ نبی صلی علیہ وسلم کہاں ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو پتہ نہیں ، تووہ ان کا کھوج لگاتے ہوئے پہاڑتک جاپہنچے توان پرنشانات خلط ملط ہوگئے تووہ پہاڑپرچڑھ گئے اورغار کے پاس سے گزرے تواس کے دروازے پر دیکھا کہ مکڑي نے جالا بنا ہوا ہے توکہنے لگے کہ اگر اس میں جاتا تو یہ دھانے پر یہ جالا نہ ہوتا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تین راتیں رہے ۔ مسند احمد حدیث نمبر (3241) ۔

اس حدیث کی تصحیح میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں اورابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے البدایۃ والنھایۃ (3/222) اس کی سند کو حسن کہا ہے .

اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ الضعیفۃ میں اسے ضعیف اورشیخ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد کی تحقیق (3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر ہے ۔ اھ اور مسند احمد کے محققین نے (3551) اس کی سند کوضعیف قرار دیا ہے ۔ اھ واللہ اعلم ۔

اوردوکبوتروں کا قصہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایۃ والنھایۃ (3/223) میں ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے ، پھر حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ، اس طریق سے یہ حدیث نہایت غریب ہے اوراسے بھی مسند احمد کے محققین نے ضعیف قرار دیا ہے جس کا ذکر اوپر بیان کیا جاچکا ہے ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی سلسلۃ احادیث الضعیفۃ (3/339) میں کہتے ہیں کہ : آپ کو علم ہونا چاہیے کہ غار کے منہ پر مکڑي کا جالا اورکبوتروں والی حدیث صحیح نہیں جوکہ اکثر کتب اورھجرت کے موضوع پر تقاریر میں بیان کی جاتی ہے ، توآپ کواس کے بارہ میں علم ہونا چاہیے ۔ اھ

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم اورابوبکر رضي اللہ تعالی عنہ کوفرشتوں کا اپنے پروں سے چھپانے کے متعلق طبرانی نے معجم الکبیر (24/106-108) میں اسماء بنت ابی بکر رضي اللہ تعالی عنہما سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ :

توابوبکر رضي اللہ تعالی عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جوغار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہرگز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

تواس حدیث کی سند میں یعقوب بن حمید بن کاسب المدنی ہے ، جس کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف ہے ۔ دیکھیں تھذیب الکمال للمزی (32/318-323) ۔

اوراسے ابن معین ، ابوحاتم ، اورامام نسائ رحمھم اللہ تعالی نے ضعیف اورابوزرعہ رازی نے واھی قرار دیا ہے ، اورابوداود سجستانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکار کیا توہم نے اس سے اصولی طور پر مطالبہ کیا توہم نے دفاع کیا پھر اس نے دوبارہ بیان کردیا توہم نے اصول میں احادیث کوتازہ خط سے بدلا ہوا پایا جوکہ مرسل تھیں اس نے انہیں مسند کردیا اوراس میں زیادتی بھی کی ۔

اورابن عدی کا قول ہے کہ اس اوراس کی روایت میں کوئی حرج نہیں، لاباس بہ، اوروہ کثیر الحدیث ہے، اور کثیر الغرائب بھی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھا لیکن اس کی منکر اور غریب احادیث ہیں۔

اورابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اسے ثقہ کہا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صدوق لہ اوھام، یہ صدوق اوراس کے وھمے ہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی اس کی احادیث کو حسن قرار دیتے ہیں لیکن اس حدیث کو حسن کہنے میں توقف اختیار کیا ہے۔ دیکھیں ضعیفۃ (263/3)

تو اس یعقوب کے بارہ میں مقرر یہ ہوا کہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگر تو سند میں کوئی اور علت نہ ہو تو وہ حدیث حسن ہے۔

پھر ان کا قول ہے کہ :

طبرانی کا شیخ اوراستاد احمد بن عمرو الخلال المکی کا ترجمہ تو مجھے نہیں مل سکا، اور معجم الاوسط میں تقریبا سولہ احادیث بیان کی گئی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشہور شیوخ میں سے ہے تو اگر معروف ہو یا متابعت بیان کی جائے تو حدیث حسن ہے۔ اھ

والله تعالى اعلم.